بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوۃ، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السّلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے وہ امرِ خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ۶۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوْا شَيْئاً وَّلَايَفْعَلُوْنَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَايَتَجَاوَزُوْنَهُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمٰاعِيلَ بْنِ مِهْرٰانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُعٰاذِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قٰالَ : إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمٰاءِ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كِتٰاباً ، لَمْ يُنْزَلْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كِتٰابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقٰالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يٰا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقٰالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يٰا جَبْرَئِيلُ ؟ قٰالَ : نَجِيبُ اللّٰهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمٰا وَرِثَهُ إِبْرٰاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرٰاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قٰالَ : وَكٰانَ عَلَيْهٰا خَوٰاتِيمُ ، قٰالَ : فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخٰاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضىٰ لِمٰا فِيهٰا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخٰاتَمَ الثّٰانِيَ وَمَضىٰ لِمٰا أُمِرَ بِهِ فِيهٰا فَلَمّٰا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضىٰ ، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخٰاتَمَ الثّٰالِثَ فَوَجَدَ فِيهٰا أَنْ قٰاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوٰامٍ لِلشَّهٰادَةِ لَاشَهٰادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ ، قٰالَ : فَفَعَلَ عليه السلام ، فَلَمّٰا (۲) مَضىٰ دَفَعَهٰا إِلىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَفَتَحَ الْخٰاتَمَ الرّٰابِعَ فَوَجَدَ فِيهٰا أَنِ اصْمُتْ وَاَطْرِقْ لِمٰا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمّٰا تُوُفِّيَ وَ مَضىٰ دَفَعَهٰا إِلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخٰاتَمَ الْخٰامِسَ فَوَجَدَ فِيهٰا أَنْ فَسِّرْ كِتٰابَ اللّٰهِ تَعٰالىٰ وَصَدِّقْ أَبٰاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَاتَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهٰا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قٰالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدٰاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قٰالَ : فَقٰالَ : مٰا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يٰا مُعٰاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ (۱) قٰالَ : فَقُلْتُ : أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبٰائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَامُعَاذُ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہلِ بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علمِ نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آبا و اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ میں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا۔ فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

۲- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ (۲) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أُخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَاشَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَاشْرِ نَفْسَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَاصْمُتْ وَالْزَمْ مَنْزِلَكَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَاسَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَانْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسٰى عليه السلام وَ كَذٰلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسٰى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ .

٢۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبیؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبا رہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر مہریں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب آنحضرت نے امیرالمومنینؑ کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیرالمومنین نے ایک مہر کو توڑا اور حسبِ ہدایت عمل کیا۔ پھر اسے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلو ان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہِ خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سرِ تسلیم خم کرو خموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادتِ خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقر کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علوم اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظم کو وہ کتاب دی۔ پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدیؑ تک۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَ خُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتّٰى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى [قَدْ] كَانَ

قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا .

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپؑ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین الانس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جن کے لئے ہم میں سے خاموشی زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ؑ : أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ عليهم السلام شُهُودٌ ؟ قَالَ : فَأَطْرَقَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ(٢) وَلٰكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْأَمْرُ ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كِتَاباً مُسَجَّلاً ، نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ ! مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَ تُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا ـ يَعْنِي عَلِيّاً ؑ ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً ؑ ؛ وَ فَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَالْبَابِ ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ : يَا مُحَمَّدُ ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ : هٰذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَأَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ مَلَائِكَتِي وَ كَفَى بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً ، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَبَرَّ ، هَاتِ الْكِتَابَ ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ فَقَالَ لَهُ: اِقْرَأْهُ ، فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ! هٰذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ وَ شَرْطُهُ عَلَيَّ وَ أَمَانَتُهُ ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ ؑ : وَ أَنَا أَشْهَدُ لَكَ [بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالنَّصِيحَةِ وَالتَّصْدِيقِ عَلَى مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ ؑ : وَأَنَا لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَ عَرَفْتَهَا وَ ضَمِنْتَ لِلّٰهِ وَلِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ ؑ : نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَعَلَى اللّٰهِ عَوْنِي

وَتَوْفِيقِي عَلَىٰ أَدَائِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُشْهِدَ عَلَيْكَ بِمُوَافَاتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : نَعَمْ أَشْهِدْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْآنَ وَهُمَا حَاضِرَانِ مَعَهُمَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِأُشْهِدَهُمْ عَلَيْكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَأَنَا ـ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ـ أُشْهِدُهُمْ ، فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام فِيمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قَالَ لَهُ : يَا عَلِيُّ ! تَفِي بِمَا فِيهَا مِنْ مُوَالَاةِ مَنْ وَالَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَرَاءَةِ وَالْعَدَاوَةِ لِمَنْ عَادَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [وَ] عَلَىٰ كَظْمِ الْغَيْظِ وَعَلَىٰ ذَهَابِ حَقِّكَ وَغَصْبِ خُمُسِكَ وَانْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ! فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ عليه السلام يَقُولُ لِلنَّبِيِّ : يَا مُحَمَّدُ ! عَرِّفْهُ أَنَّهُ يُنْتَهَكُ الْحُرْمَةُ وَهِيَ حُرْمَةُ اللهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَىٰ أَنْ تُخْضَبَ لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَبِيطٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَصَعِقْتُ حِينَ فَهِمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ حَتَّىٰ سَقَطْتُ عَلَىٰ وَجْهِي وَقُلْتُ : نَعَمْ قَبِلْتُ وَرَضِيتُ وَإِنِ انْتَهَكَتِ الْحُرْمَةُ وَعُطِّلَتِ السُّنَنُ وَمُزِّقَ الْكِتَابُ وَهُدِّمَتِ الْكَعْبَةُ وَخُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَبِيطٍ صَابِراً مُحْتَسِباً أَبَداً حَتَّىٰ أَقْدَمَ عَلَيْكَ ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ ، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ وَدُفِعَتْ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَا تَذْكُرُ مَا كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ فَقَالَ : سُنَنُ اللهِ وَسُنَنُ رَسُولِهِ ، فَقُلْتُ : أَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَثُّبُهُمْ وَخِلَافُهُمْ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَاللهِ شَيْئاً شَيْئاً ، وَحَرْفاً حَرْفاً ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ۝» ؟ وَاللهِ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : أَلَيْسَ قَدْ فَهِمْتُمَا مَا تَقَدَّمْتُ بِهِ إِلَيْكُمَا وَقَبِلْتُمَاهُ ؟ فَقَالَا : بَلَىٰ وَصَبَرْنَا عَلَىٰ مَا سَاءَنَا وَغَاظَنَا .

يٰس ٣٦/١٢

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ زِيَادَةٌ(٥) :

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کیا امیرالمومنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسنؑ (کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امرِ رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اسے جبرئیلؑ معہ ان ملائکہ کے جو امنا اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرئیلؑ نے

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجیئے۔ سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپؐ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہمارے علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹا دیا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پہ ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجیئے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیئے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہو گی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا، یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کر دی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیر المومنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیر المومنین پر بہ جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مبینؑ میں کر دیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا؟ انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

٥ – عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَزّازِ، عَنْ حَرِيزٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِداكَ ما أَقَلَّ بَقاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجالَكُمْ بَعْضَها مِنْ بَعْضٍ مَعَ حاجَةِ النّاسِ إِلَيْكُمْ؟! فَقالَ: إِنَّ لِكُلِّ واحِدٍ مِنّا صَحِيفَةً فِيها ما يَحْتاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى ما فِيها مِمّا أُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ(٦) وَأَخْبَرَهُ بِما لَهُ عِنْدَاللهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَها، وَفُسِّرَ لَهُ ما يَأْتِي بِنَعْيٍ وَبَقِيَ فِيها أَشْياءُ لَمْ تُقْضَ، فَخَرَجَ لِلْقِتالِ وَكانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلائِكَةَ سَأَلَتِ اللهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَها وَمَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذلِكَ حَتّى قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَقُتِلَ عليه السلام، فَقالَتِ الْمَلائِكَةُ: يا رَبِّ أَذِنْتَ لَنا فِي الْاِنْحِدارِ وَأَذِنْتَ لَنا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَرْنا وَقَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتّى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلى ما فاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلائِكَةُ تَعَزِّياً وَحُزْناً عَلى ما فاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصارَهُ.

۵۔ حریزؒ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپؑ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل کی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکتے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبیؐ اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبرِ وفات دیتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے، ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اُترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف)، پس تم ان کی مدد کرو اور اس پہ گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومیٔ نصرت پر رو دیے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ اُمور جو واجب کرتے ہیں حُجّت امام علیہ السلام کو

((بابُ) ٦١

الْأُمُورِ الَّتِي تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ، وَيَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ: إِلَى فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

۱۔ ابو بصر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولادِ پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو، اور نبی کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعَرٍ(١)، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْمُتَوَثِّبُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ(٢)، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَيَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَيَكُونَ صَاحِبَ